بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

كَلِمَةُ الْحَرَمَيْنِ

"وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ...!"

"وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ..؟"

فرعون ایسے ظالم، سرکش اور مفسد فی الارض کے سامنے بنی اسرائیل کی بھلا کیا حیثیت تھی؟ — یہ وہی لوگ تو تھے جو مدتوں اس کے ظلم سہتے رہے تھے۔ اور ظلم بھی ایسا کہ شاید یہ اپنی نوعیت کی واحد مثال تھی :

"اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝" (القصص : ۴)

"بلاشبہ فرعون نے زمین میں سرکشی اختیار کی، اور اس نے اس کے رہنے والوں کو گروہوں میں بانٹ رکھا تھا۔ ان میں سے ایک گروہ کو اس نے (اس حد تک) کمزور کر دیا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا — یقیناً وہ مفسدوں میں سے تھا"

تاہم ایک وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے مظلوموں کو فاتح، اور فاتحین کو مفتوح بنا دیا — ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ" (الصّٰفّٰت : ۱۱۵ تا ۱۱۶)

”اور ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر احسانات فرمائے ۔ اور ان کو اور ان کی قوم کو مصیبتِ عظیمہ سے نجات بخشی ۔ اور ہم نے ان کی مدد کی تو وہ غالب ہوگئے!“

یہ انقلاب کوئی معمولی انقلاب نہ تھا —— وہ قوم کہ مصر میں جس کی حیثیت غلاموں سے بدتر تھی، اس کے ہاتھوں مصر ایسی عظیم قوت کا خاتمہ محیّر العقول انقلاب ہے :

”وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ کَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ
مَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِیْٓ
اِسْرَآءِیْلَ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ —— الاٰیۃ!“ (الاعراف: ۱۳۷)

”اور جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے، انھیں ہم نے زمین کے مشرق و مغرب کا —— جس میں ہم نے برکت عطا فرمائی تھی —— وارث بنا دیا۔ اور (یوں) بنی اسرائیل کے بارے، ان کے صبر کی وجہ سے، تمہارے رب کا بہترین وعدہ پورا ہوا۔ چنانچہ ہم نے (وہ سب کچھ) جو فرعون اور اس کی قوم (کے لوگ) بناتے تھے، تباہ کر دیا!“

وادیٔ کشمیر اس وقت آگ اور خون کے مہیب طوفانوں کی زد میں ہے، اور اس خطہ کے مسلمان شدید قسم کے مصائب و آلام سے دوچار! ان کی نہ جانیں محفوظ ہیں، نہ مال اور نہ عزتیں —— تاہم کفن بردوش، ہر قیمت پر وہ دشمن سے نپٹ لینا چاہتے ہیں —— قرآنِ کریم ہمیں بتلاتا ہے کہ اللہ کی نصرت بنی اسرائیل کے شاملِ حال ہوئی تو ایک عظیم انقلاب رونما ہوا —— ظالم و مفسد پانی کے ایک ہی ریلے میں بہہ گئے، اور وہ کہ جن پر ملک کی زمین تنگ ہو چکی تھی، اسی سرزمین کے وارث قرار پائے!

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے —— کشمیریوں کے حق میں بھی کوئی ایسا ہی معجزہ آج بھی رونما ہو سکتا ہے، بشرطیکہ مسلمانانِ کشمیر کا مطمحِ نظر محض حصولِ آزادی نہ ہو، جہاد ہو —— ان کا مقصودِ محض اقتدار نہ ہو، اعلائے کلمۃ اللہ ہو —— ان کے ارمان، ان کے جذبے، ان کی قربانیاں اور ان کی کوششیں سب اللہ کی رضا اور اس کے دین کی سربلندی کے لیے ہوں تو قدرت کی ان دیکھی قوتیں آج بھی ان کی خاطر دشمن کے خلاف حرکت میں آسکتی ہیں —— یہ رب کا وعدہ ہے :

”وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ“ (الحج : ۴۰)

”اور جو کوئی اللہ (کے دین) کی مدد کرتا ہے، اللہ ضرور ہی اس کی مدد فرمائے گا۔

یقیناً اللہ قوت والا بھی ہے اور غالب بھی !"

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور کشمیریوں کو ان کی جدوجہد اور ان کے مصائب وشدائد میں تنہا چھوڑ دیں ـــــ کشمیری ہمارے مسلمان بھائی ہیں، اور مسلمان کی مثال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسدِ واحد کی سی بیان فرمائی ہے :

"تری المؤمنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمّٰی" (متفق علیہ)

"تو مومنوں کو ان کے رحم و مروّت میں، ان کی مؤدت و محبت میں اور باہمی عقت و ہمدردی میں جسدِ واحد کی طرح پائے گا کہ جب اس کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے، تو پورا جسم بیداری اور تپ میں اس کی موافقت کرتا ہے !"

مسلمانانِ کشمیر اس وقت لُٹ رہے ہیں، پٹ رہے ہیں، کٹ رہے ہیں ـــ خون میں نہا رہے ہیں، آگ میں جل رہے ہیں ـــــ جو لڑائی کے قابل ہیں، وہ اپنے لہو کی سرخی سے تاریخ اسلام کا ایک نیا باب لکھنے میں مصروف ہیں ـــــ جب کہ معصوم بچے، پردہ نشین عورتیں اور ضعیف و ناتوان مرد ایک طرف اگر نصرتِ خداوندی کو آوازیں دے رہے ہیں، تو دوسری طرف اسلامیانِ عالم سے یہ پوچھ رہے ہیں کہ تم نے قرآنِ کریم میں اپنے رب کا یہ فرمان نہیں پڑھا کہ :

"وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا" (النسآء: ۷۵)

"اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے، جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ! ہمیں اس بستی سے نکال، جس کے رہنے والے ظالم ہیں ـــ اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا، اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما !"

ـــــ دیکھیے "لبّیک" کی آواز کہاں سے، اور کب سنائی دیتی ہے ؟ ـــ

اللّٰھم وفق لنا لما تحب وترضٰی ـ آمین !

(اکرام اللہ ساجد)